رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہر سوموار اور جمعرات کو شائع ہوتا ہے

قیمت سالانہ پیشگی

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ✻ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۶۷ | مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء دو شنبہ | مطابق ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ایک مقدمہ میں شہادت دینے کے لئے ۴ مارچ نماز جمعہ کے بعد لاہور روانہ ہوئے۔ جہاں ۵ تاریخ حضور کی شہادت تھی۔ لاہور سے حضور مالیر کوٹلہ تشریف لے جائینگے اور امید ہے۔ کہ ایک ہفتہ تک دارالامان رونق افروز ہو جائینگے حضور کے ساتھ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مولوی رحیم بخش صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور منشی مہر محمد خان صاحب گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے پیچھے مولوی شیر علی صاحب کو امیر جماعت قادیان مقرر فرمایا

احمدیہ مشن امریکہ

نامہ صادق نمبر ۱۱

عجیب و غریب حالات

مشرق مغرب کا استاد تسلیم کیا جا رہا ہے

ایک پادری صاحب کا پادری پنے سے استعفا

پادری ملر صاحب جو شہر نیویارک کے گرجا واقعہ ایسٹ ففٹی اتھ اسٹریٹ کے مشہور پادری تھے۔ دین عیسوی کے موجودہ اور مقررہ عقائد سے بیزار ہونے کے سبب پادری پنے کے کام سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور انکی بیانات اخبارات میں چھپے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

(۱) یسوع کی الوہیت کا مسئلہ غلط ہے۔

(۲) اس کا بے باپ ہونا بے ثبوت ہے۔

(۳) بائبل غلطیوں سے پاک نہیں۔

(۴) دین عیسوی کے بعض مسلمات محض بے بنیاد اور بناوٹی ہیں۔

(۵) جنگ نے ثابت کر دیا کہ عیسائیت ناکام ہے۔

پادری صاحب کو یہاں سے مناسب لٹریچر اور تبلیغی نامہ بھیجا گیا ہے۔

سل دق کا علاج

ڈاکٹر ڈینیل نیکو صاحب نے بہت تجارب کے بعد اعلان کیا ہے کہ تیتری (Butter fly) کے جسم میں امراض سل دق کے اجرام کو ہلاک کرنے کا مادہ موجود ہے۔ چنانچہ وہ ایسا سیرم بنا رہے ہیں جس سے علاج کیا جائیگا۔

زبردستی حضر

کنٹکی میں ایک عزیز دوست سید محمد محسن صاحب ہیں۔ زمانہ طالب علمی میں قادیان آ کر انہوں نے عاجز سے قرآن شریف کا کچھ ترجمہ پڑھا تھا۔ تب سے بہت اخلاص رکھتے ہیں۔ گاہے اپنی معذرت کے ...

خدمت بھی کرتے ہیں۔ انھوں نے از روئے محبت وہاں سے ساٹھ شلنگ منی آرڈر کئے۔ جو تبادلہ کے پھیر میں یہاں کچھ اوپر ایک ڈالر ملا۔ منی آرڈر پر انھوں نے میرا نام حضرت مفتی محمد صادق لکھا۔ میں نے بوقت وصول صرف محمد صادق دستخط کئے۔ صاحب پوسٹماسٹر نے فرمایا کہ ہم منی آرڈر دے نہیں سکتے۔ جب تک اپنے دستخط کے ساتھ حضرت اور مفتی کا لفظ نہ بڑھائیں۔ اسپر میں نے اپنے آپ کو حضرت مفتی صاحب لکھا تب ڈالر ملا۔ اجنبی ملک میں لوگ دوسری زبان کے الفاظ کی حقیقت کو نہیں پہچانتے۔ یہاں آخری حصہ نام کے ساتھ ہر شخص مشہور ہوتا ہے۔ مجھے لوگ مسٹر صادق یا پروفیسر صادق یا ڈاکٹر صادق کہتے ہیں۔ جو زیادہ بے تکلف ہیں وہ مسٹر مفتی یا صرف مفتی۔ جزیرہ وائٹ پر جس کے مکان پر میں رہتا تھا۔ اس لیڈی نے کہا۔ مجھ سے اتنا لمبا نام یاد نہیں ہوتا میں آپکو مسٹر محمد کہا کرونگی۔ اس جزیرے پر سب لوگ مجھے مسٹر محمد کے نام سے جانتے ہیں۔ اب تک کوئی خط وہاں سے آتا ہے۔ تو اسپر لکھا ہوتا ہے۔ ڈیر مسٹر محمد۔

موسم

یکم جنوری ۱۹۲۱ء کو طلوع آفتاب ۷-۲۸- اور غروب ۴-۳۹ تھا۔ دن ۹ گھنٹہ ۱۱ منٹ کا رات ۱۲ گھنٹہ ۴۹ منٹ کی۔ یہ مہینے اس ملک میں سخت سردی کے ہیں۔ ٹمپریچر بعض دفعہ صفر سے بھی کئی درجے گر جاتا ہے مگر امسال تا حال ویسی سردی نہیں جیسی کہ عموماً ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ شکاگو میں گذشتہ چالیس سال میں جنوری کا مہینہ کبھی ایسا خوشگوار موسم نہیں لایا۔ جیسا امسال۔ میں کہتا ہوں یہ خدا کا فضل ہے اس عاجز کے حال پر جو سردی کا عادی نہیں۔ یہاں جیسی سردی سخت ہوتی ہے ویسا ہی سردی کے روکنے کا انتظام بھی عمدہ ہے۔ ہر ایک مکان کے تہ خانہ میں ایک آگ کی انگیٹھی ہے۔ اور اس کی نالیاں تمام مکان کی دیواروں میں سے ہوتی ہوئی سب کمروں کے اندر چلی جاتی ہیں۔ جو سارے مکان کو گرم رکھتی ہیں۔ ریلوں اور ٹرمیوے گاڑیوں میں بجلی یا گیس کی گرمی پہنچائی جاتی ہے تمام دوکانوں میں گرم رکھنے کا معقول انتظام ہے۔ ہر مکان میں گرم اور سرد پانی غسل میں ہر وقت موجود پایا جاتا ہے۔ روشنی عموماً ہر مکان میں بجلی کی ہے۔ دن کو بھی اکثر مکانوں اور دفتروں اور گھروں میں بجلی کی روشنی سے کام لیا جاتا ہے

شکریہ احباب

اخبار الفضل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا رہتا ہے کہ احباب عاجز کی تحریک رسالہ کا جواب بہت فراخ دلی سے دے رہے ہیں۔ اللہم سب کو جزائے خیر دے۔ رسالہ کے واسطے خریداروں کی بھی ضرورت ہے۔ قیمت فی رسالہ مبلغ ۳ سالانہ ہوگی۔ احباب خود خریدار ہوں اور اپنی قیمت سے اس ملک کے لوگوں کے نام رسالہ جاری کرائیں۔ یہ قیمتیں فوراً پیشگی آنی چاہئیں۔ معرفت دفتر اشاعت و تالیف قادیان۔

مجبوری پاجامے

جزیرہ فلپائن کے باشندوں کے واسطے وہاں کی گورنمنٹ سے حکم ہوا ہے کہ انکو جبراً پاجامے پہنائے جائیں جو پاجامہ نہ پہنے انکو پانچ سال کی قید۔

قماربازی

قربان جاؤں اللہ کے اس مقدس رسول کے جس نے اللہ کے احکام کو ایسی پر تاثیر زبان سے اپنے خدام تک پہنچایا کہ تمام بدیاں ایک آن میں رفع ہوگئیں۔ ایک اخبار راوی ہے۔ کہ عیسائی تہذیب کے مرکزی ملک۔ یونائٹڈ سٹیٹس میں ایک سال میں سات ارب روپیہ قمار بازوں نے ہارا۔ دانایان ملک حیران ہیں کہ اس بدی کو ملک سے کیونکر خارج کریں۔ علاج تو آسان ہے کہ سب کو مسلمان بناؤ۔ قماربازی خود بخود دور ہو جائیگی۔ کاش کہ کوئی سمجھے۔

لیکچر

ہر اتوار کو آج کل دو لیکچر ہوتے ہیں۔ ایک چرچ آف لوئیس اور دوسرا اپنے لیکچر روم میں۔ گذشتہ لیکچر کے بعد ایک صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ ایک وقت تھا ہم سمجھتے تھے۔ کہ مشرق کے لوگ جاہل ہیں اور وہاں مشنری بھیجتے تھے۔ اب معلوم ہوا کہ روحانی علوم میں ہم جاہل ہیں اور مشرق نے ہماری تعلیم کیواسطے مشنری بھیجا ہے۔

لیکچر سے اتفاق

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر میری تقریر تھی ایک لیڈی مس ہنٹ نام نے جو شہر اربانا کی پوئٹ لاریٹ اور کئی کتابوں کی مصنفہ ہے۔ لیکچر کے بعد مختصر تقریر کی اور کہا کہ مجھے اس تقریر کے لفظ لفظ کے ساتھ اتفاق رائے ہے۔ اور یہ عیسائیوں کی بڑی تنگ دلی ہے۔ جو وہ اسلام کے بانی کی خوبیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

قزاقی

ایام کرسمس میں قزاقیوں کے وقوعات اس قدر بڑھ گئے تھے۔ کہ صرف شہر شکاگو میں روزانہ چالیس کیس ہوتے تھے۔ اب کم ہیں۔ مگر ہنوز دس پندرہ وقوعے روزانہ ہو جاتے ہیں۔ بنک لوٹے جاتے ہیں۔ مکانات سے چیزیں اٹھائی جاتی ہیں۔ راستہ میں لوگوں کو پکڑ کر لوٹ لیا جاتا ہے۔ سبب بیکاری بیان کیا جاتا ہے۔ مبصروں کی رائے ہے کہ ایام کرسمس میں لڑکے اپنی دوست عورتوں کو تحائف دینا چاہتے تھے بسبب مزدوری نہ ملنے کے روپیہ نہ تھا۔ اسواسطے انھوں نے چوری اور ڈاکہ زنی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایک پادری صاحب

یہاں ایک ہندوستانی نوجوان ع. ایدود نام نے مجھے اپنے مکان پر بلایا۔ جب میں وہاں گیا۔ تو اتفاق سے ایک پادری صاحب ولکس نام بھی تھے۔ اثنائے گفتگو میں پادری صاحب نے فرمایا۔ مسیح نے فرمایا ہو کہ میری پرستش کرو اور یہ ثبوت ہے اس کے خدا ہونے کا۔ میں نے کہا۔ بہت خوب۔ اگر مسیح کا یہ قول آپ اناجیل اربعہ سے دکھائیں تو میں آپ کو بیس ڈالر انعام دوں گا۔ پادری صاحب فوراً اٹھے اور انجیل لائے۔ دیر تک ورق گردانی کرتے رہے۔ آخر کہا۔ اسوقت تو نہیں ملتا۔ کسی دوسرے وقت دکھاؤں گا۔ میں نے کہا خوب۔ دوسرے وقت ہی دکھائیے۔ آج دو ہفتہ ہو گئے۔ پھر انھوں نے شکل نہیں دکھائی۔

ایک صاحب مدعی نبوت

۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء کے لیکچر میں ایک صاحب مسٹر پیرڈل نام نمودار ہوئے۔ عاجز کی تقریر وحی و نبوت کے مضمون پر تھی۔ بعد تقریر انھوں نے کھڑے ہو کر مجلس میں اپنا دعویٰ پیش کیا گیا۔ چند سوال وجواب کے بعد یہ قرار پایا۔ کہ آئندہ اتوار کو مسٹر پیرڈل اپنی نبوت کا ثبوت پیش کریں۔ اور عاجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثبوت پیش کریگا۔ حاضرین خود موازنہ کریں کہ کون ماننے کے لائق ہے۔ امید ہے اس مناظرہ کو لوگ بہت دلچسپی سے سنینگے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ شکاگو۔ امریکہ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۲۱ء

خادم۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

4334 Ellis Avenue
Chicago. Ill.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان ۔ ۷ مارچ ۱۹۲۱ء

خدمت دین کے لئے روپیہ کی ضرورت

شرح چندہ میں اضافہ کیا جائے

ہماری جماعت اس بات سے ناواقف نہیں ہے کہ ان دنوں سلسلہ کے کام چلانے کے لئے مرکز میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اور اسوجہ سے کارکنان سلسلہ کو مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ لیکن شاید اسبات سے آگاہ نہیں ہے۔ کہ اگر ان پیش آمدہ مشکلات کا انسداد نہ کیا گیا۔ اگر ضروریات کے پورا کرنے کے لئے روپیہ نہ بہم پہنچایا گیا۔ بلکہ اسبارے میں اسی طرح غفلت اور سستی کو کام میں لایا گیا۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اور ہمیں کس قدر نقصان اٹھانا پڑے گا۔

اگر اس نتیجہ سے ہماری ساری جماعت آگاہ، اور ہر ایک احمدی واقف ہو۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے ہمہ تن مشغول نہ ہو جائیں۔ اور جو کچھ کر سکتے ہیں نہ کریں ٭

یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ جس قدر پہلے مالی قربانی کرتے رہے ہیں۔ اور جس قدر پہلے اپنے مالوں میں سے خدا کی راہ میں دیتے رہے ہیں۔ اب اس سے کم نہیں دے رہے۔ اور پہلے کی نسبت ہماری آمدنی میں کمی نہیں۔ بلکہ سال بسال خدا کے فضل سے معتدبہ اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جہاں گرانی اور قحط سالی کی وجہ سے ہر ایک خرچ بہت بڑھ گیا۔ وہاں ہماری جماعت کی شرح چندہ وہی ہے۔ جو آج سے کئی سال پہلے اسوقت کے حالات کو مدنظر رکھ کر مقرر ہوئی تھی۔ حالانکہ اگر قحط سالی اخراجات کے بڑھانے کا باعث نہ بھی ہوتی تو اس لحاظ سے کہ خدا کے فضل سے ہمارا کام دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ ہماری ضروریات بڑھ رہی ہیں۔ ہمارے نئے نئے تبلیغی مشن غیر ممالک میں قائم ہو رہے ہیں ہمیں اپنے ماہواری چندہ کی شرح میں ضرور اضافہ کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اب جبکہ حالات نے ہمیں مجبور کر دیا ہے تو چاہیئے۔ کہ چندہ کی شرح میں اضافہ کیا جائے۔ جو کم از کم ایک آنہ فی روپیہ ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ اگر اس شرح سے چندہ دیا جائے۔ اور ساری جماعت دے تو مالی مشکلات کا حل بہت ہی جلدی ہو سکتا ہے۔ اور کئی ایک ضروری اور اہم کام جو روپیہ کی کمی کی وجہ سے معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ عمل میں لائے جا سکتے ہیں اور ہماری تبلیغ کا سلسلہ بہت وسیع ہو سکتا ہے۔

دنیا اسوقت حق کے قبول کرنے کے لئے تیار ہے اور وہ وقت آ گیا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے کیا ہوا یہ وعدہ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پورا ہو۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ ہمارے مبلغ ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ حتیٰ کہ زمین کے کناروں تک پہنچ جائیں۔ لیکن جب تک تبلیغی اخراجات کا انتظام نہ ہو۔ تبلیغ کرنے کے سامان نہ مہیا ہوں۔ اسوقت تک کوئی مبلّغ تبلیغ کر سکتا ہے۔ اور نہ ہم خدا کے وعدہ کو پورا ہوتا دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جہاں ہم میں سے دلیر جری اور مرد میدان نکلیں۔ جو اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں بیچ دیں۔ اور مجاہدین بنکر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ وہاں ہم اپنے مالوں کو بھی خدا کی راہ میں لگا دیں تاکہ مبلغین کے لئے سامان تبلیغ مہیا ہو سکے۔ اور وہ پوری کوشش اور سعی سے کام کرنے کے قابل ہو سکیں۔

دیکھو دنیا میں کوئی گورنمنٹ ایسا نہیں کر سکتی کہ دشمن کے مقابلہ کیلئے افواج تو جمع کرے۔ حتیٰ کہ جبری بھرتی سے بھی اپنی چھاؤنیوں کو آباد کرے۔ مگر جب فوج دشمن کے مقابلہ میں جائے۔ تو اس کے لئے نہ رسد کا انتظام کرے نہ ضروری سامان حرب کا۔ ایسی فوج کتنی دیر دشمن کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی ہے۔ پس دشمن کے مقابلہ کے لئے جہاں کثرت سے افواج کے تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں اسبات کی بھی سخت ضرورت اور اشد ضرورت ہوتی ہے کہ افواج کے لئے ضروری سامان بافراط مہیا کیا جائے۔ ایسے سامان مہیا کرنے کے لئے جب تک حکومت کے خزانہ میں کچھ ہوتا ہے۔ صرف ہوتا ہے اور جب خزانہ خالی ہو تو رعایا سے رعایا ہی کی حفاظت کے لئے بڑے بڑے چندے مہیا کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ جنگ کی مثال اس کے لئے کافی ہے۔ آج کفر و اسلام اور ذریت شیطان اور رب الافواج کی افواج میں جنگ ہے۔ کفر کے فرزند اور شیطان کی ذریت اپنے پورے سامان کے ساتھ اسلام اور اسلامیت کو پامال کرنے کے لئے آندھی کی طرح بڑھ رہے ہیں۔ کیا اسلام کے نام لیوا اور رب الافواج کے عباد اس آندھی کا رخ عدم کی طرف نہیں بدل دینگے۔ کیا ظلمت اور تاریکی کے کیڑے اسی طرح دنیا میں پھیلتے رہینگے ایسی صورت میں ہم جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہیں۔ کیوں داعی الی اللہ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حزب اللہ میں داخل نہ ہوں۔ کیوں نہ سرفروشی کے لئے میدان عمل میں نکل آئیں۔ کیوں ہمارے ہاتھ ہماری گردنوں سے بندھے رہیں۔ کیوں ہمارے مال نفس پر قربان ہوتے رہیں۔ اور کیوں نہ ہمارے اندوختے اللہ کی راہ میں صرف ہوں۔

ضرورت ہے کہ مجاہدین کی ضروریات کا سامان مہیا کیا جائے۔ ضرورت ہے۔ کہ مجاہدین کے لئے سامان تبلیغ مہیا کیا جائے ضرورت ہے۔ کہ مجاہدین کو سوائے اشاعت کلمۃ اللہ کے اور تمام افکار و ہموم سے آزاد کر دیا جائے۔ سلسلہ کے جس قدر کام مختلف شاخوں میں منقسم ہیں۔ ان سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ خواہ وہ لنگر کی شاخ ہو۔ خواہ مدرسہ کی۔ خواہ عمارات کی۔ خواہ تالیف و اشاعت کی۔ خواہ تعلیم و تربیت کی۔ غرض ان سب کا منشا، اور مرکز ایک ہے اور وہ یہ کہ دین کی اشاعت۔ حفاظت اور خدمت کی جائے۔ ان سب مدّوں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اور بے انتہا ضرورت ہے۔ یہ جس قدر کاموں کی شاخیں ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر کردہ اور آپ کے خلفاء راشدین کی قائم کردہ ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی خرچ کی کمی کی وجہ سے بند ہونا ہمارے لئے قابل شرم ہے۔ کیونکہ ہمارا فرض ہے۔ کہ اگر ہمیں سلسلہ کی ان شاخوں کو خون سے

سنبھلنے کی ضرورت پڑے ۔ تو سنبھلیں ۔ اور مرجھانے اور خشک نہ ہونے دیں ۔ مومن کا قدم آگے بڑھکر پیچھے نہیں ہٹتا پس ہمیں بھی صرف ایک انچ اس مقام سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے ۔ جہاں ہمارا قدم ہو ۔ بلکہ آگے بڑھنا چاہیئے کہ ایک جگہ کھڑے رہنا بھی تنزل کی علامت ہے ۔

اسوقت ہمارا خزانہ خالی ہے اور نہ صرف خالی ہے بلکہ مقروض ہے ۔ کیا آپ اب بھی سست رہینگے اور مالی مشکلات کو دور کرنے کی کوشش نہ کرینگے ۔

حال ہی مالی حالت کو درست کرنے کے لئے جو خاص تحریک ہوئی ہے ۔ اسپر دارالامان کے غریب اور نسبتاً کم آمدنی رکھنے والے اصحاب نے جس فراخ حوصلگی اور عالی ہمتی سے لبیک کہا ہے ۔ اسی طرح اگر ہر جگہ کے احمدی ہمت کریں ۔ تو خدا کے فضل سے بڑی کامیابی ہو سکتی ہے ۔

قرض کے اتارنے کے لئے یہاں کے دوستوں نے مہینہ یا کم و بیش عرصہ کی آمدنی پیش کی ہے ۔ اور قریباً سب نے ایک آنہ فی روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کر لیا ہے ۔ اور بعض احباب نے تو اس سے بھی زیادہ بشرح چندہ لکھوایا ہے ۔

امید ہے یہ نظیر ہمارے بیرونی بھائیوں کے لئے جو یہاں کے رہنے والوں کی مالی حالتوں سے واقف ہیں خاص اثر پیدا کریگی ۔ اور وہ چندہ دینے میں خاص جوش دکھائینگے ۔

اسلام کی ترقی اور مسٹر گاندھی

مخالفین کی طرف سے اسلام کی حیرت انگیز اور بے نظیر ترقی کے خلاف اگر کچھ پیش کیا جاتا ہے ۔ تو یہی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے ۔ لیکن اب حالات ایسے بدل رہے ہیں ۔ کہ غیر مسلم اصحاب خود ہی اس کی تردید کر رہے ہیں چنانچہ ہندوؤں کے مایۂ ناز ” مہاتما گاندھی “ نے اپنے اخبار ینگ انڈیا کے ایک مضمون میں اسلام کے متعلق لکھا ہے کہ :۔

” میں جوں جوں اس حیرت انگیز مذہب کا مطالعہ کرتا ہوں حقیقت مجھ پر آشکارا ہوتی جاتی ہے ۔ کہ اسلام کی شوکت تلوار پر مبنی نہیں ۔ بلکہ اسکے خلفاء اولین کی قوت برداشت ان کی قربانی اور بزرگی پر منحصر ہے “ (پرچہ ۲۳ فروری ۱۹۲۱ء)

کیا ہم امید کریں کہ ” مہاتما گاندھی “ کے شیدائی ہندو اور آریہ صاحبان ان کی اس بات کو تسلیم کر کے آئندہ اسلام پر یہ غلط اعتراض کرنا چھوڑ دینگے ۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ۔ اور یہ مان لینگے ۔ کہ اسلام اپنی صداقت و حقانیت کے زور سے دنیا پر مسلط ہو گیا تھا ۔

سوامی دیانند جی کی سیاسی تعلیم

۱۹۱۸ء میں جب الفضل میں ” ستیارتھ پرکاش “ کی سیاسی تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ۔ اور اس کے خطرات کو الم نشرح کیا گیا تو آریہ اخبارات میں اس کا یہ جواب دیا گیا کہ یہ ستیارتھ پرکاش کے اقتباسات کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تاویلیں بنا کر ” اس سے ” انگریزوں کے خلاف “ تعلیم نکالی گئی ہے ۔ لیکن اب جبکہ سیاسی دنیا کا رنگ پلٹ گیا ہے ۔ آریہ صاحبان خود سوامی دیانند جی کی تحریریں پیش کر کے کھلے طور پر اسبات کی تحریک کر رہے ہیں ۔ جس کی نسبت دو اڑھائی سال قبل کہا گیا تھا ۔ کہ ہم نے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اور غلط تاویلیں بنا کر پیش کی ہے ۔ چنانچہ ۲۴ فروری کے بندے ماترم میں جو ” ودیا نند “ آرٹیکل شایع ہوا ہے ۔ اسمیں یہ بتانے کے لئے کہ سوامی دیانند نے کونسی صفات رکھنے والے کو انسان قرار دیا ہے ۔ حسب ذیل حوالہ پیش کیا ہے ۔

” منشیہ اسی کو کہنا چاہیئے ۔ جو من شیل (غور کرنیوالا) ہو کر اپنی طرح سب کے سکھ دکھ اور فائدہ نقصان کو سمجھے ۔ غیر منصف طاقتور شخص سے بھی نہ ڈرے ۔ لیکن دھرماتما کمزور سے بھی ڈرتا ہے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اپنی تمام طاقت سے دھرماتماؤں کو چاہے وہ مہا اناتھ بے یار و مددگار کیوں نہ ہوں ۔ ان کی حفاظت اور ترقی کرتا رہے ۔ اور ادھرمی چاہے چکرورتی راجہ ہو اور کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو ۔ اور اسے کچھ فوائد بھی دستیاب کیوں نہ ہوتے ہوں ۔ تب بھی اسکو تباہ کرے اس کا تنزل کرے ۔ اور اسکے خلاف کارروائی برابر کیا کرے ۔ اور جہانتک ہو سکے اپنے کارکن کے بل کی ہانی اور ہنا کے کیوں نہ ہو ۔ اور بل کی ترقی کرتا رہے ۔ چاہے اس کام میں کتنا ہی بڑا دکھ اسکو حاصل ہو اور چاہے اسکی تحصیل میں اپنی جان بھی چلی جائے ۔ لیکن تو بھی اپنے فرض کو نہ چھوڑے “

ہم اس حوالہ کی تشریح خود بیان کرنے کے لئے یونہی چھوڑتے ہیں ۔ البتہ اتنا بتا دیتے ہیں کہ سوامی دیانند جی ادھرمی انہی لوگوں کو قرار دیتے ہیں جو ویدوں کو نہ مانتے ہیں اور ایسے ہی لوگ ان کے نزدیک دشتو اور ارکان سلطنت بننے کے قابل ہیں ۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :۔

” راجا (بادشاہ) اور راج سبھا (پارلیمنٹ) کے رکن لوگ تب ہی ہو سکتے ہیں ۔ جبکہ وہ چاروں ویدوں کی تعلیمات سے واقف ہوں “ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۶ ایڈیشن سوم)

کیا آریہ صاحبان بتائینگے کہ سوامی جی کی مذکورہ بالا تعلیم کو وہ اپنے لئے قابل عمل سمجھتے ہیں یا نہیں ۔ اور اگر سمجھتے ہیں تو کہانتک اسپر عمل پیرا ہو رہے ہیں ۔ سوامی جی تو فرماتے ہیں اگر اس غرض کی تحصیل میں جان بھی چلی جائے تو بھی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے ۔

غیر احمدیوں کا جلسہ اور فساد کا اندیشہ

مولوی ابو تراب صاحب ایڈیٹر اخبار اہلسنت امرتسر نے یکم مارچ کے اخبار میں بعنوان ” قادیان میں اسلامی جلسہ “ جلسہ احمدیاں قادیان کا اشتہار درج کرنے کے بعد لکھا ہے :۔

” خیال ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر فساد کا اندیشہ ہے اسلئے ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ بخوبی انتظام کریں ۔ اور پولیس کی کافی امداد طلب کریں ۔ تا کہ بعض لوگ اپنے اس خیال کو عملی رنگ میں تبدیل نہ کریں اور فساد وقوع میں نہ آوے ۔ یا اگر بخیال ترک موالات پولیس سے امداد نہیں لینی تو قومی والنٹیروں اور رضاکاروں کا بندوبست ہو جانا چاہیئے “

قادیان میں آج تک برابر ہندوؤں ۔ آریوں ۔ سکھوں اور غیر احمدیوں کے جلسے ہوتے ہیں ۔ اور بعض سے جو فریق مباحثہ پر آمادہ ہوا ہو اس سے ہمارا مباحثہ بھی ہوتا رہا ہے لیکن ہمارا کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا ۔ کہ کبھی احمدیوں کی طرف سے فساد کا وہم و گمان بھی کیا گیا ہو ۔ ایسی صورت میں ابو تراب صاحب کا فساد کا اندیشہ ظاہر کرنا بتاتا ہے کہ اس جلسہ کرنے والوں کی اپنی نیت خراب ہے ۔ اور وہ اس بہانہ سے ” قومی والنٹیر و رضاکاروں “ کے پردہ میں فتنہ انگیز لوگوں کو جمع کر کے بد امنی پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ اگر ان کا یہ خیال نہ ہوتا ۔ تو انہیں بھی آریوں کی طرح ” قومی والنٹیروں “ کے لانے کی ضرورت نہ ہوتی ۔ جن کا جلسہ ان سے چند ہی دن قبل ہوا اور جنہوں نے مباحثہ کیلئے وقت بھی لکھا ہے ۔ پس آریہ صاحبان کو باوجود مباحثہ کا ارادہ رکھنے کے جب فساد کا اندیشہ نہیں تو غیر احمدیوں کو کیونکر ہو سکتا تھا ۔ اگر ان کا ارادہ شرافت اور امن کے ساتھ کام کرنے کا ہوتا ۔ ہم ذمہ وار حکام کو غیر احمدیوں کے اس قسم کے ارادوں سے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی روزانہ ڈائری

۲۸۔ فروری ۱۹۲۱ء
(بعد نماز ظہر)

مولانا میر محمد سعید صاحب کی آمد

مولانا میر محمد سعید صاحب ساکن حیدر آباد دکن نے ملاقات کی۔ مولانا کا عزم امسال حج بیت اللہ کا ہے۔ اور اس سفر پر جانے سے پہلے آپ یہاں آئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔ آپ دیر کے بعد آئے ہیں۔ مولانا نے عرض کیا۔ پانچ سال کے بعد حاضر ہوا ہوں۔ علالت کے باعث اس قدر دیر ہو گئی ہے۔ ورنہ پہلے تو سال میں ایک دفعہ حاضر ہوا کرتا تھا۔ سفر حج کے ذکر پر مولوی صاحب نے کہا۔ کہ عرب کی سرزمین اب تک احمدیت سے خالی ہے۔ شاید خدا تعالےٰ یہ کام مجھ سے کرا لے۔

عرب میں احمدیت کے پھیلنے کا اثر

اس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا میرا مدت سے خیال ہے۔ کہ اگر عرب میں احمدیت پھیل جائے۔ تو تو تمام اسلامی دنیا میں بہت جلد پھیل جائیگی۔

کعبہ میں نماز

مولانا نے نماز کے متعلق دریافت کیا۔ کہ وہاں کس طور پر پڑھیں۔ فرمایا میں جب گیا تھا۔ اپنے طور پر جماعت کرا کر مسجد حرام میں نماز پڑھتا تھا۔

عرب میں تبلیغ کا طریق

مولانا نے عرض کیا۔ کہ عرب میں تبلیغ کا کیا طریق ہونا چاہیئے۔ فرمایا ان سے بحث کا طریق تو مضر ہے۔ کیونکہ وہ لوگ حکومت کے زیادہ زیر اثر نہیں۔ جلد اشتعال میں آجاتے ہیں۔ اور جو جی چاہے کر گذرتے ہیں۔

مولانا نے عرض کیا۔ کہ میرا خود بھی خیال ہے۔ کہ ان کا استاد بن کر نہیں شاگرد بن کر ان کو تبلیغ کی جائے باقی رہی گالی گلوچ وہ میں اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ کہ اگر لاکھ گالی بھی دیں۔ تو مجھے انشاء اللہ جوش نہیں آئیگا پھر مولانا نے کہا۔ کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے اور میں نے ایسے نظارے دیکھے ہیں۔ کہ عرب کے بہت سے لوگ میرے ذریعہ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

مکہ میں دعا کے مقامات

پھر مولانا نے دریافت کیا۔ کہ مکہ میں دعا کے کون کونسے مقامات ہیں۔ فرمایا میں نے دعا میں چند جگہوں کا خاص تجربہ کیا ہے۔ اول خانہ کعبہ کی رویت کے وقت کی دعا۔ اس وقت میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ کہ آسمان سے نزول انوار ہو رہا ہے یہ قلبی کیفیت نہ تھی۔ بلکہ واقعی ایک چیز تھی جو نظر آ رہی تھی (۲) دوسرے عرفات کا مقام یہ تو حج کا مغز ہے اس میں بھی نزول برکات ہوتا ہے۔ تیسری جگہ غار حرا تھی اس میں دعا کرنے سے بھی قلب میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ ایک وجہ اس کیفیت کے پیدا ہونے کی یہ ہے۔ کہ ان مقامات کی وہ لوگ واجبی قدر نہیں کرتے

حج کے ایام میں عام لوگوں کی حالت

فرمایا میں نے عرفات کے میدان میں دیکھا کہ لوگ میلوں کی طرح خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ کھاتے پیتے پھرتے تھے مجھے کوئی دعا میں مصروف نظر نہ آیا۔ البتہ جب خطیب کے خطبہ پڑھنے کے بعد کھڑا ہوا۔ تو لوگ کچھ متوجہ ہوئے ورنہ باقی تمام وقت کھانے پینے میں ہی گذار دیا۔

عرفات میں استغراق دعا میں محویت

میں نے وہاں خصوصیت سے برکات کو دیکھا تین گھنٹہ کا وقت ملا اور میں نے تین گھنٹہ تک دعا کی۔ جب وقت تنگ ہونے لگا۔ تو مجھے کہا گیا۔ کہ اب چلنا چاہیئے مگر مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا میں نے دس پندرہ منٹ ہی دعا کی ہے۔

مکہ میں تبلیغ احمدیت

فرمایا میں نے وہاں تبلیغ شروع کی اور خدا نے اپنے خاص فضل سے میری حفاظت کی۔ اس وقت حکومت ترکی کا وہاں چنداں اثر نہ تھا۔ اب تو شاہ حجاز کے گورنمنٹ انگریزی کے زیر اثر ہونے کے باعث ہندوستانیوں سے بدسلوکی نہیں ہو سکتی۔ مگر اس وقت یہ حالت نہ تھی۔ اس وقت تو وہاں جس کو چاہتے گرفتار کر سکتے تھے۔ مگر میں نے تبلیغ کی اور کھلے طور پر کی۔ لیکن جب ہم وہ مکان چھوڑ کر واپس ہوئے۔ تو دوسرے دن اس مکان پر چھاپا مارا گیا۔ اور مالک مکان کو پکڑا گیا۔ کہ اس قسم کا کوئی شخص یہاں تھا۔ وہاں ایک مولوی عبد الستار تاجر کتب تھے۔ جو عالم اور شریف اور سمجھدار انسان تھے اور جمہور سے عقاید میں اختلاف رکھتے تھے۔ مگر ظاہر نہیں ہو سکتے تھے۔ میں نے جب ان کو تبلیغ کی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ باتیں معقول ہیں۔ مگر میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ فلاں شخص کے پاس اس قسم کی باتیں نہ کریں۔ وہ آپ کو نقصان پہنچائیگا میں نے ان کو بتایا۔ کہ میں اس کو بھی دو گھنٹہ تک تبلیغ کر آیا ہوں۔ اس نے سوائے تائید زبانی کے اور تو کچھ نہیں کہا۔ وہاں میری شہرت بھی ہو گئی تھی۔ چنانچہ ایک سڑک پر ہم جا رہے تھے کہ ایک نوجوان شخص نے سنجیدگی سے "یا ابن رسول اللہ یا ابن نبی اللہ" کہکر سلام کیا اور ہٹ گیا۔ یہ اس نے تمسخر سے کہا یا حقیقی طور پر یہ معلوم نہیں۔ مگر تمسخر کی کوئی علامت اس سے ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ ممکن ہے کہ اس کے قلب میں تحریک ہوئی ہو۔ اور وہ خوف سے ظاہر نہ کرتا ہو۔

اہلحدیثوں کو مکہ میں کیا سمجھا جاتا ہے

فرمایا ہمیں کہا گیا تھا۔ کہ جماعت الگ نہ کرنا۔ مگر ہم تو علیحدہ کرتے تھے اور اس کی وجہ کہ لوگ الگ جماعت کو ناپسند نہیں کرتے۔ شیعوں اور اہلحدیثوں کا وجود ہے ان کو احمدیوں سے اتنا بغض نہیں۔ جتنا اہلحدیثوں سے ہے دراصل انہوں نے کعبہ کی بے حرمتی بھی کی اور صحابہ اور بزرگوں کی قبروں کو بھی اکھڑوا دیا۔

حضور نے مولوی صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ ملاقاتوں میں لوگوں کے ذہن نشین کرائیں۔ کہ ہم لوگ اہلحدیث نہیں ان کو اہلحدیثوں سے بہت بغض اور نفرت ہے۔ اور کوئی عیب نہیں۔ جو ان کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کعبہ میں پاخانہ پھر جاتے ہیں۔ اور اس کو وثوق سے بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ان پر افترا معلوم ہوتا ہے۔

مکہ کے علما اور روحانیت

پھر فرمایا کہ اب کا تو مجھے علم نہیں مگر اس وقت تو میں نے وہاں علماء میں دیکھا تھا۔ کہ وہ روحانیت سے قطعاً خالی تھے۔ ایک روحانیت وہ ہوتی ہے۔ جو مامور کی شناخت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ یہ اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے مگر ایک روحانیت ادنیٰ قسم کی ہوتی ہے۔ جس کے لئے کسی مامور کا متبع ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ وہ لوگ اس ادنے روحانیت سے بھی عاری تھے۔ زر پرستی حد سے بڑھی ہوئی

تھی۔ ایک حنفی مفتی سے ملاقات ہوئی۔ جو نوے برس کا بوڑھا شخص اور بہت عالم تھا۔ مولوی احمد رضا خان صاحب کی تعریف کرنے لگا۔ اور بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ کہ وہ بہت بڑا سعید ہے۔ کیونکہ اس نے علماء کی خدمت بہت کی ہے۔ پھر وہ اس کی تاویلیں کرنے لگا

ایک عیسائی نو مسلم

اس کے بعد مولٰنا کے ساتھ آنے والے اصحاب نے ملاقات کی جن میں شیخ حسن صاحب ساکن بادگیر اور ایک صاحب مولوی عبد الحی جو دراصل الہ آباد کے باشندہ ہیں اور جو مدرسہ صولتیہ مکہ اور دیوبند وغیرہ مدارس کے فارغ التحصیل ہیں۔ اور ۱۵ء میں بمبئی میں عیسائی ہو گئے تھے۔ اور اب مولٰنا میر محمد سعید صاحب کے ذریعہ پھر مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان صاحب نے ملاقات کی اور کہا۔ میں ایک ایسا شخص ہوں جو وحدہ لاشریک خدا سے جدا ہو کر شرک میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اگرچہ میں گناہگار ہوں۔ اس قابل نہ تھا۔ مگر یہ میرے خداوند کا فضل تھا۔ کہ میں جس نور سے دور ہو گیا تھا۔ اس نے پھر مجھے اس نور کی طرف رہبری کی۔ اور میری دعا کو قبول کیا۔ میں مستدعی ہوں کہ جناب اور جماعت میرے لئے دعا کریں گے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھے وصیت فرمائیں۔ جس پر عمل کرنا میرے لئے روحانی صفائی کا موجب ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ آپ یہاں رہیں گے تو انشاء اللہ سنیں گے۔

مسلمان کہلا کر موحدین پر مشرکوں کو ترجیح دینا

مذکورۃ الصدر مولوی عبد الحی صاحب نے عرض کی کیا ایسی پیشگوئی ہے کہ کسی زمانہ میں مسلمان مشرکین کے مقابلہ میں موحدین سے نقار رکھیں گے۔ میرا اس سے مطلب یہ ہے کہ میں جب تثلیث کا قائل اور مشرک تھا۔ تو میرے بہت سے مسلمان دوست تھے۔ مگر جب میں احمدی ہو کر موحد بنا تو وہ لوگ میرے دشمن ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ یہ پیشگوئی تو سورہ فاتحہ میں بھی موجود ہے۔ فرمایا۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اس میں دعا ہے۔ کہ خدایا ہمیں منعم علیہم گروہ کی راہ دکھا۔ ضالین اور مغضوب علیہم کی راہ سے بچا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مغضوب سے مراد یہود ہیں۔ اور یہود کا قول قرآن کریم میں اللہ تعالٰے نقل فرماتا ہے۔ کہ یقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلاً (پ ۵ - ع ۶) یہود مشرکین کو کہتے ہیں۔ کہ تم مسلمانوں سے زیادہ ہدایت پر ہو۔

کیا ضال اور مغضوب بھی منعم علیہم میں داخل ہیں

مولوی عبد الحی صاحب نے پوچھا کہ کیا فرقہ منعم علیہم جو ہے۔ اس میں ضال اور مغضوب بھی شامل ہیں۔ کیونکہ خدا کی رحمانیت عام ہے اور اس کے انعام کسی سے بند نہیں۔ اگر خصوصیت ہے تو کن معنوں میں؟

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہر چیز کا نام کسی خصوصیت سے رکھا جاتا ہے۔ مثلاً ایک خاص کمیت مال کی جسکے پاس ہو اس کو مالدار کہا جائیگا۔ ورنہ مال تو اس کے پاس بھی ہے۔ جو ایک پیسہ رکھتا ہے۔ لیکن اس کو مالدار نہیں کہا جائیگا۔ پس منعم علیہم کے گروہ میں ضال اور مغضوب شامل نہیں ہو سکتے۔ منعم علیہم وہ ہیں جن کے لئے غضب اور ضلالت نہیں۔ مثلاً عالم اور جاہل جس شخص کو جاہل کہا جاتا ہے۔ وہ بہت سی باتیں جانتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ جاہل ہے۔ اور ایک خاص حد ہے جب ایک شخص وہاں تک پہنچتا ہے۔ اس کو عالم کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ جو ضال اور مغضوب ہیں۔ منعم علیہم نہیں۔ گو یہ کتنے ہی دولتمند ہوں۔ کیونکہ دولتمندی بہت تھوڑے عرصہ کے لئے۔ اور بہت ہی جلد زایل ہونے والی چیز ہے۔ مگر منعم علیہم لوگوں کو روحانیت حاصل ہوتی ہے جو دولتمندی کی نسبت ایک لمبے عرصہ تک قایم رہنے والی چیز ہے۔

لا نبی بعدی کے معنے

مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ لا نبی بعدی کا کیا مفہوم ہے۔ آیا یہ کہ چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم جمیع کمالات کے جامع تھے۔ اب کوئی اس شان کا نبی نہیں ہو سکتا یا اس سے یہ مراد ہے۔ کہ مسیح موعود کا اس میں استثنا ہے یہ غیروں کی طرف سے اعتراض ہے۔ اس کا کیا جواب ہو سکتا ہے

فرمایا۔ میرے نزدیک اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کریم نے فرمایا ہے۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ہم عربی محاورہ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعد کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ چیز ختم ہو جائے اور دوسری شروع ہو جائے۔ تو اس حدیث کا یہ منشا ہے۔ کہ اب جو نبی ہو گا۔ وہ ایسا ہی ہو گا۔ جو آپ کا پیرو ہو گا اور آپ کی شریعت کو قایم کریگا۔ اور آپ میں ہو کر نبی ہو گا پس ان معنوں میں مسیح موعود سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے اندر ہیں بعد نہیں۔ آنحضرت کو خاتم النبیین بھی انہی معنوں میں کہا گیا ہے۔ کہ آپ نبیوں کیلئے بطور مہر کے ہیں۔ جس سے تصدیق ہوتی ہے۔ آپ پہلے نبیوں کیلئے بھی مصدق ہیں۔ ورنہ ان کی کتب انکو شریف آدمی بھی ثابت نہیں کر سکتیں۔ اسکے لئے لوط اور نوح کے بائبلی قصے کافی ثبوت ہیں چونکہ حضرت مرزا صاحب کی نبوت آنحضرت کی نبوۃ کے نور سے مکتسب ہے۔ اس لئے آپ خاتم النبیین نہیں ہو سکتے۔ جبتک کہ آپ کی تصدیق سے نبی نہوں۔ دستخط تو جعلی بھی ہو سکتے ہیں مگر دستخط اور مہر مل جائیں تو فریب کا امکان کم ہو جاتا ہے پس جیسا نبی ہم مسیح موعود کو مانتے ہیں۔ وہ نہ لا نبی بعدی کے خلاف ہے نہ خاتم النبییّن کے۔ بلکہ اس کے اندر داخل ہے ایسے نبی اگر ضرورت ہو تو خدا ہزاروں کو بنا سکتا ہے۔ اور یہ خاتم النبیین کے مفہوم کو پورا کرنے والے ہونگے کیونکہ کوئی شخص مصدق نہیں ہو سکتا۔ جب تک تصدیق کے لئے کوئی چیز نہو۔ فرمایا کہ مسیح موعود تو آنحضرت کے غلام ہیں اور آپ کا نام بھی غلام احمد ہے اور شریعت اسلام کا مسئلہ ہے کہ غلام کا مال آقا کا ہوتا ہے۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا جو کچھ ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

صد حسین است در گریبانم کا مطلب

الہی صاحب نے پوچھا۔ کہ ع صد حسین است در گریبانم کا کیا مطلب ہے فرمایا۔ یہاں فضیلت کا سوال نہیں بلکہ اس کا منشا یہ ہے۔ کہ تم جو حضرت امام حسین کی کربلا کی تکالیف بیان کرتے ہو وہ ایک آدھ گھنٹہ میں ختم ہو گئی تھیں۔ مگر میرے لئے ہر ایک آن کربلا کا نظارہ سامنے رہتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

کربلا ایست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

ناظر تربیت کی ضروری تحریک

جس کی مخاطب ہر وہ جماعت احمدیہ ہے جس کے تیس ممبر ہوں۔ علی الخصوص جماعت ہائے مردان ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ حیدر آباد دکن ۔ امرتسر ۔ جہلم۔

احباب کو معلوم ہو گا ۔ کہ ہماری بعض جماعتوں میں اُمراء موجود ہیں ۔ اور ان اُمراء کی تقرری کی وجہ سے وہ جماعتیں قلیل عرصہ میں ہر طرح کی ترقی کر رہی ہیں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ہر سالانہ جلسہ پر فرماتے ہیں کہ ہماری بیرونی جماعتیں اپنے امیر مقرر کروانے کے لئے ہمارے ہاں درخواست دیں ۔ کیونکہ ہماری جماعت میں اُمراء کا تقرر بہت بار آور ثابت ہوا ہے ۔ ہمیشہ سے یہ طریقہ اسلامی جماعتوں کے طرز عمل میں ایک ممتاز اور بابرکت قدم ترقی کا سمجھا جاتا رہا ہے ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ امسال اگرچہ اس بات کو حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی خوب واضح طور پر ارشاد فرمایا تھا ۔ مگر دو ماہ ہو چکے ۔ ہماری بیرونی اور خصوصاً بڑی جماعتوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی خدا جزائے خیر بخشے صرف جماعت گوجرات اور ایک اور جماعت نے درخواست کی ہے ۔ باقی ان سے بہت بڑی بڑی انجمنیں ہیں ۔ جن سے اُمید کی جا سکتی تھی کہ وہ جلدی ہی اس طرف توجہ کرینگی ۔ مگر تا حال ان کی طرف سے کوئی تحریک اس مبارک امر کی طرف نہیں ہوئی ۔ آپ کی انجمن بھی ماشاء اللہ ان انجمنوں میں سے ہے ۔ جس پر فرقہ احمدیہ کو فخر کرنا چاہیئے ۔ کیا بلحاظ تعداد ۔ کیا بلحاظ چندہ کیا بلحاظ دیگر اُمور کے ۔ آپ لوگ ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں پس میں آپ کو حضرت صاحب کی متواتر تحریک اور تاکید یاد دلا کر اس طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ آپ اپنے ہاں جلسہ کر کے جلد سے جلد حضور خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کریں ۔ کہ ہم اپنی جماعت کے لئے ایک امیر منتخب کرانا چاہتے ہیں ۔ اور ہمارے ہاں کے ممتاز اور اہل لوگوں میں سے فلاں شخص یا اشخاص اس کام کے موزوں ہیں ۔ حضور جس کو ہمارا امیر نامزد فرماوینگے ۔ ہماری عین سعادت ہو گی ۔ یہ درخواست جلد سے جلد آنی چاہیئے ۔ تا کہ امیر کے وجود کے ساتھ جو برکات جماعت میں آتی ہیں ۔ آپ اس کے وارث ہوں ۔ بلا امیر کے مقامی جماعت ایک بے سر گلہ کی طرح ہے ۔ امیر کے وجود سے ایک نئی رُوح جماعت میں آتی ہے ۔ جماعت کا اتفاق اور یکجہتی بہت بڑھ جاتی ہے ۔ مضبوطی اندرونی اور تعلقات غیر قوموں سے ایک اصول اور پختگی کے ساتھ قائم ہو جاتے ہیں ۔ امیر اپنی جماعت کا ذمہ وار ہو جاتا ہے ۔ مقامی جھگڑے تنازعے کم پیدا ہونے پاتے ہیں ۔ اور اگر ہوں تو جلد فیصلہ ہو جاتا ہے ۔ نمازیں باجماعت ۔ درس قرآن و کتب حضرت صاحب اور عام مذہبی دلچسپی جاری اور پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے دنیاوی تعلقات میں بھی ترقی ہوتی ہے ۔ ہر شخص کا مرکز سے تعلق بوجہ امیر کے واسطہ کے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ امیر دراصل خلیفہ کا دست و بازو ہوتا ہے ۔ اور اس کے سامنے جماعت کی ہر طرح کی ترقی کا جوابدہ ہوتا ہے ۔ وہ مثل رسی کے سب تیلیوں کو اپنے اندر کس لیتا ہے ۔ اگر امیر نہ ہو تو بہت سے لوگ قریباً جماعت سے الگ ہی رہتے ہیں انہیں کوئی برادرانہ تعلق اور مدافعانہ جوش مخالفوں کے لئے نہیں ہوتا ۔ مگر امیر کے وجود سے ایک نئی جان جماعت کے قالب میں پڑ جاتی ہے ۔ یہ تمام کام سیکرٹری اور پریزیڈنٹ نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ وہ خود آپ کے منتخب کردہ ہوتے ہیں ۔ اور امیر خلیفہ کی طرف سے نامزد ہوتا ہے اس کی پشت پر خلیفہ کا ہاتھ اور اس کی دعائیں ہوتی ہیں وہ ایک ایسی سخت ذمہ واری اپنے اُوپر رکھتا ہے ۔ جو ذمہ واری کوئی پریزیڈنٹ اور سیکرٹری محسوس بھی نہیں کر سکتا ۔ پس اگر آپ اپنی جماعت کی بیداری اور قوت اور ترقی اور بہتری کے طالب ہیں ۔ تو اُٹھ کھڑے ہوں اور جلد سے جلد مشورہ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح کی اس ہدایت پر کاربند ہوں ۔ اور اپنے لئے امیر منتخب کرائیں ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جہاں دو آدمی بھی ہوں ۔ وہاں بھی خواہ نماز ہو یا سفر ایک کو اپنا پیشرو اور امیر بنا لینا چاہیئے کہ کام بابرکت اور مستحکم ہو جاوے ۔ پھر آپ کی جماعت تو چالیس سے کہیں زیادہ ہے کیا وجہ ہے کہ آپ امیر کے وجود سے مستغنی ہیں ۔ اس سے زیادہ لاپرواہی کی اب گنجائش نہیں ۔ اگر آپ کے ہاں بالفرض کوئی بہت ہی لائق آدمی نہ بھی ہو تو کچھ ہرج نہیں ۔ امیر تو اللہ تعالیٰ کے فضل کا جاذب ہو جاتا ہے ۔ جب وہ خلیفۂ وقت کا مامور ہو ۔ پھر جماعت کی اطاعت اُسے اور کندن بنا دیتی ہے ۔ پس آپ اس بات کا فکر نہ کریں ۔ آپ درخواست کریں ۔ اور ایک یا زیادہ اشخاص کے نام بھیجدیں اور باقی کام خلیفہ کے انتخاب اور خدا کے فضل پر چھوڑیں ۔ اور اس مشورہ سے پہلے جمع ہو کر خوب دردِ دل سے دُعا کریں ۔ پھر خدا کا خوف دل میں رکھ کر اپنے پرانے تعلقات یا پرانی ناراضگیوں کے خیالات کو بالکل دل سے نکال کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے میں سے ایک آدمی منتخب کریں ۔ اور پھر اس کا نام حضرت صاحب کے ہاں پیش کریں ۔ تا کہ اگر وہ پسند فرماویں تو امارت آپ کی جماعت کی اسکو سپرد کی جاوے ۔

اس مجلس میں کوئی لغو ۔ بے ہودگی ۔ فضول گوئی یا کسی قسم کی ناراضگی جھگڑا اور نامناسب اعتراضات پیش نہ ہوں ۔ جو کام ہو ۔ تقویٰ اللہ اور ابتغاء لوجہ اللہ کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ترقیات رُوحانی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچاوے ۔ آپ کے دل دین کی خدمت کے جوش اور مسیح موعود کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی آرزؤں سے بھر جاویں ۔ آپ میں اعلائے کلمۃ اللہ اور تزکیہ نفوس کی تڑپ پیدا ہو ۔ اور آپ وہ نمونہ اخلاص اور اتفاق اور دینداری کا پیش کریں ۔ کہ جو مخالفین کو سلسلہ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو آپ کی طرف کھینچے آمین

والسلام ۔ آپ کا خیر اندیش

خاکسار محمد اسمٰعیل ناظر تعلیم و تربیت

”معاونین الفضل“

آپ سے گذارش ہے ۔ کہ الفضل کی اشاعت کے بڑھانے میں خاص طور پر کوشش اور سعی فرمایئے ۔ اور کم از کم ایک ایک خریدار کا نام بھجوایئے ۔ اخبار کی اشاعت جس قدر زیادہ ہو گی ۔ اسی قدر اخبار کو زیادہ مفید اور اچھا بنایا جا سکیگا ۔

"امام الہند" اور ایک مشرکہ لیکچرار

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمیکہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست (مسیح موعود)

۱۲ر فروری ۱۹۲۱ء کو مولوی ابوالکلام آزاد صاحب راولپنڈی سے گجرات جہاں کے مسلمانوں کے دیدہ و دل ان کے فرشِ راہ تھے۔ تشریف فرما ہوئے۔ ان سے پہلے ایک معزز آرین دیوی اجنیا دیوی یہاں پہنچ چکی تھیں اور شب گذشتہ کو خلافت کمیٹی کے سٹیج پر ہندو مسلمانوں کے اتفاق پر ایک تقریر کرکے سامعین کو محظوظ کیا تھا۔ میں ان کے جوشِ مذہبی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مسلمانوں کے سٹیج پر بھی وہ اپنی مذہبی خوبیاں بیان کرنے سے نہ رکیں۔ اور گنگا جمنا کی محبت اور پردہ سے بیزاری کی تلقین شیدائیان خلافت کمیٹی کے روبرو کرکے خراجِ تحسین حاصل کیا۔ مولوی سید عطاء اللہ صاحب نے ان الفاظ میں دبکتے ہوئے تردید کی کہ ہندوؤں میں بھی پردہ رائج ہے۔ اور دیوی کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہوئے۔ کہ یہ دیوی ان عورتوں سا دل رکھتی ہے۔ جو قرونِ اولیٰ میں اپنے خیموں کی چوبیں نکالکر دشمنوں پر حملہ آور ہوتی تھیں۔ شرم۔

بہرحال اس دیوی نے وہ اثر کیا کہ حامیانِ خلافت نے بصد منت و سماجت و بے حد اصرار مولوی ابوالکلام آزاد سے جن کو اسی دن کے خلافت کمیٹی کے اشتہار میں "امام الہند" کا خطاب دیا گیا تھا۔ مقابلہ کیلئے دیوی صاحبہ کو ٹھہرا لیا گیا۔

۱۳ر فروری کو حضرت مولوی ابوالکلام آزاد صاحب "امام الہند" کی موجودگی میں اس شیر دل دیوی نے اپنے جوہر جو خاص فرقِ اناث کا حصہ ہیں۔ سیاسی مضمون پر پورے زور کے ساتھ دکھائے۔ مگر میں چونکہ اس خادم اسلام فرقہ کا ایک ممبر ہوں جسے دن رات اشاعتِ اسلام کی دھن رہتی ہے۔ مجھ پر جس بات نے اثر کیا وہ یہ تھی کہ وہ دیوی اپنے مذہب کی عاشق اور جوشِ اشاعت میں بے خود تھی کہ اس نے اسلامی سٹیج پر ہزاروں "غیوران اسلام" کے روبرو اور "امام الہند" کے سٹیج پر رونق افروز ہوتے ہوئے ہزارہا مسلمان عورتوں کو جن کا اجتماع ایک میلہ کا سا منظر پیش کر رہا تھا۔ للکار کر کہا کہ پردوں سے باہر آجاؤ اور مادرِ ہند کو ظالموں کے پنجوں سے بچاؤ۔

جہاں مجھے اس دیوی کی سرگرمی اور مسلمانوں کی مذہب سے بے پروائی آٹھ آٹھ آنسو رلا رہی تھی۔ وہاں اس خیال نے میری ڈھارس بھی بندھا دی کہ گو یہ اغراض جلسہ کے منافی تھا لیکن جبکہ ہندو جاتی کی مایہ ناز دیوی کی طرف سے اسلام کے ایک نہایت ضروری حکم پر حملہ ہوا ہے۔ تو اب مولوی ابوالکلام صاحب کو اندفاعی طور پر پردہ کی خوبیاں اور بے پردگی کے نقائص بیان کرنے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔ اور وہ اس اسلامی حکم کی حکمت اور ضرورت بیان کرینگے۔ مگر میرے رنج و اندوہ کی اس وقت کوئی حد نہ رہی۔ جب کہ "مولانا" نے اٹھتے ہی دیوی صاحبہ کی تقریر کی بلا کسی بات سے اختلاف کئے داد دی۔ اور گورنمنٹ کو کوسنے کے سوا کوئی جوہر نہ دکھایا۔

اس منظر کی میرے خیال میں جب سے کہ آفتابِ اسلام افقِ مشرق سے نمودار ہوا۔ کوئی نظیر تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا مسلمہ بہادر "امام" اور ایک کمزور و نازک اندام مشرکہ عورت جب ایک سٹیج پر قومی اتفاق کی غرض سے کھڑے ہوں تو وہ کمزور عورت جوشِ اشاعت سے مجبور ہو کر قرآن کریم کی پاک تعلیم پر حملہ آور ہو اور "امام المسلمین" ٹس سے مس نہ ہوں۔

پیارو! اتفاق بیشک ایک رحمت ہے مگر جو اتفاق اسلام کے قربان کرنے سے حاصل ہو وہ تمہیں کامیابی کا منہ نہیں دکھا سکتا۔ اسلام کے تنزل پر جو آٹھ آٹھ آنسوؤں کا نہ رو بہائے۔ اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں نہ ہو۔ اس کے حق میں بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری یہی دعا ہے کہ

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ او را فکرِ دینِ احمدؐ مختار نیست

مگر پیارو! مصیبت اور دکھ میں آپے سے باہر نہ ہو جانا چاہئے۔ بلکہ خدا کے وعدوں پر ایمان رکھ کر مایوسی کو پاس نہ پھٹکنے دو۔ اس وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے مطابق اس رحیم نے وقت پر تمہاری دستگیری کی اور تمہاری راہنمائی کے لئے مشعلِ ہدایت نمودار کی۔ مگر افسوس کہ تمہاری آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور تم مشعل کے بجھانے کے درپے ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اندھیرے میں ڈاکوؤں نے تمہیں لوٹ لیا۔ اور اندھیرے کے جانوروں کے آگے تم پڑے ہو۔ اے میرے غافل بھائیو! ذرا غور تو کرو کہ کیا ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بادشاہ کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ کوئی فوج ان کی مددگار تھی۔ جو اسلام کے پھیلانے کا موجب ہوئی دنیا شاہد ہے۔ کہ ہرگز نہیں۔ پھر کونسی طاقت تھی جس نے ایک دنیا کو اسکے پاؤں تلے ڈالدیا۔ وہ صرف اور صرف اعلائے کلمۃ اللہ تھا۔ اس نورِ ازلی اور وجود نے گرد و پیش کے خس و خاشاک کو محبت و عرفان کے نور سے منور کر دیا۔ اور اسکے خادم اور نام لیوا جب تقویٰ کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے گھروں سے نکلے تو بڑے بڑے بادشاہوں کو گردن جھکانا پڑی۔ بیشک وہ تاریکی کے فرزند جنہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کو تلوار سے روکنا چاہا تلوار کے گھاٹ اتارے گئے۔ مگر اب تو مغرور سے مغرور اور ظالم سے ظالم قوموں نے بھی کسی نہ کسی حد تک مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اگر تمہارے ملک تمہاری حکومتیں اعلائے کلمۃ اللہ کے ترک کرنے سے چھن چکی ہیں۔ تو اب تم اپنے قیمتی وقت لاکھوں روپیہ جوش اور طاقتوں کو اس طرح ضائع نہ کرو۔ آنکھیں کھولو اور خدا کے مرسل حضرت مرزا صاحب نے تمہارے لئے کامیابی کا جو طریق بتایا ہے۔ یعنی وہی پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس طریق سے ان کے ملکوں پر حملہ آور ہو جاؤ۔ انہوں نے تو تمہارے خس و خاشاک کے گھر چھین لئے۔ مگر تم فتنہ و فساد نہ پھیلاؤ۔ بلکہ تقویٰ کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر امن و آشتی سے ان کی غیر فانی روحوں کو فتح کر لو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو بخدا نہ صرف جو کچھ تمہارا گیا ہے وہ واپس آجائیگا بلکہ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر تمہیں مل جائیگا۔

بس یاد رکھو کہ دین کو چھوڑ کر تم دنیا نہیں حاصل کر سکتے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھیگا۔ وہی آسمان پر مقدم رکھا جائیگا خدا کا اپنے پیارے مرسل حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے سو زمین ٹل جائے مگر خدا کے وعدے نہیں ٹلا کرتے ان وعدوں پر ایمان لاؤ تاکہ بجائے یاس اور ناامیدی کی زندگی کے امید کی زندگی گذارو۔

عاجز مشتاق حسین از گوجرات

نامۂ نیّر

بحر ظلمات پر سے

(۹ - فروری ۱۹۲۱ء)

انگلستان سے روانگی میں آخر آج صبح ۱۰ بجے لنڈن سے نائیجیریا کی طرف روانہ ہوا اور لورپول سے جو امریکہ و مغربی افریقہ کی بندرگاہ ہے سوار ہو کر جہاز اپینی سے منزل مقصود کی طرف جا رہا ہوں۔ ریل گاڑی کے لورپول پہونچنے پر معاً جہاز میں سوار ہو گیا۔ لنڈن میں اسٹیشن پر سوار کرانے اخویم مولوی مبارک علی۔ بابو عزیز الدین۔ اور چوہدری مولا بخش آئے تھے۔ ان کے علاوہ دو نو مسلم انگریز خواتین بھی پہونچ گئی تھیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے۔ نہایت تپاک و محبت سے رخصت کیا۔ انگلستان کے نو مسلموں نے جو خلوص اور محبت مجھ سے ظاہر کیا ہے۔ وہ مجھے شرمندہ کرتا ہے۔

ہر امر خوش کن ہے لنڈن سے میرے رخصت کرنے اور نئے مکان کو افتتاح کرنے کا جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ ڈیلی مرر۔ ڈیلی گرافک۔ ٹائمز۔ مارننگ پوسٹ اور دوسرے اخبارات نے اس کی کیفیت شایع کی ہے۔ ڈیلی مرر میں خاکسار اور چیف آف لیگوس رئیس اعظم لیگوس کے مصافحہ کرنے کی حالت کا فوٹو شایع ہوا ہے۔ اس فوٹو میں احمدی مبلغین۔ مسٹر اگو چیف آف لیگوس۔ ڈاکٹر آرنلڈ مصنف دعوت اسلام اور ڈاکٹر لیون کی تصاویر ہیں اور اس طرح انگلستان نائیجیریا اور ہندوستان تینوں ملکوں کا اتحاد احمدیت کے ذریعہ عمل میں آنے کا ایک فال نیک ہے مجھے جہاز پر ہر طرح آرام ہے۔ بحری مرض سے تاحال محفوظ ہوں۔ تختہ جہاز پر احباب کرام۔ خلفاء مسیح موعود کے خاندان حضرت امیر المومنین اور جماعت کے لئے دعاؤں کا خاص موقعہ ملا ہے۔ الحمد للہ

تبلیغ شروع ہے ریل میں نائیجیریا کے کچھ مسیحی ساتھ سوار تھے۔ ان کو حق سنانے کا موقعہ ملا۔ اور جہاز پر طرابلس کا ایک بڑا شیخ معہ عیال سوار ہے۔ اس کے ساتھ ملاقات اور کچھ گفتگو بھی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اسے تبلیغ کا اور موقع ملیگا۔

درخواست دعا و پتہ ان تمام دوستوں سے جو کسی نہ کسی ذریعہ سے اس عاجز کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے تڑپ ہے میں ان سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت و عافیت سے رکھے اور بلا خوف لومۃ لائم حق پہونچانے کی توفیق دے۔ میرا پتہ سردست تا اطلاع ثانی یہ ہے۔

Ahmadi Missioner
W. Africa
C/o. Post Master
Salt Pond
Gold Coast

جس قدر دوست مجھے خیریت و حالات وطن سے اطلاع دینگے۔ اوسی قدر مجھے خوشی اور تحریک دعا ہوگی۔ فقط

ڈپلومہ میں نے فارسی و سنسکرت کے باہمی ایک ہی نسل سے ہونے پر مضمون لکھا تھا۔ اس پر Societe de Philologi نے Phil. B کا ڈپلومہ مجھے دیدیا ہے۔

دعاؤں کا خواستگار۔ نابکار نیّر

مدرسہ احمدیہ کا نیا سال

مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اور اہمیت اب ایسی نہیں۔ کہ جس پر مزید لکھنے کی ضرورت ہو۔ کیونکہ گذشتہ سال اس پر علاوہ میری تحریکوں کے خود حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے شایع شدہ تحریک میں اسکی ضرورت کو کافی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ تحریک اخبار الفضل میں بھی شایع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الگ چھپوا کر بھی دوستوں تک پہنچائی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ اس کا مضمون ذہنوں میں مستحضر ہوگا۔ لیکن تاہم بطور یاد دہانی اس تحریک میں سے ایک فقرہ یہاں نقل کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اور وہ یہ ہے۔

"ان تغیرات کے بعد اور ایک مقصد عظیم کو اس مدرسہ کے نصب العین کر دینے کے بعد اس کی اندرونی اصلاح کے ساتھ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کی بیرونی حالت کی درستی کی طرف بھی توجہ کیجائے۔ اور یہ کام بغیر جماعت کی توجہ کے نہیں ہو سکتا۔ مدرسہ کے منتظمین اور اساتذہ خواہ کس قدر بھی توجہ کریں۔ لیکن اگر طالب علم کافی تعداد میں نہ ہوں یا اس قابلیت کے نہ ہوں جو اس امانت کے حامل ہو سکیں۔ تو ان کی کوشش اور ہماری سعی حسب دلخواہ بار آور نہیں ہو سکتی۔ پس میں اس تحریک کے ذریعہ تمام جماعت احمدیہ کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس غفلت کو بھی اسطرح دور کر دیں جس قدر کہ وہ دوسری غفلتوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے مدرسہ احمدیہ ہماری عملی جد و جہد کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور اسی کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھیرا ہے۔ کہ آیندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رکھی جا سکیگی یا نہیں"

اس سے بڑھکر مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اور اہمیت پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ سلسلہ کی تبلیغ کا جاری رکھنا اسی کی کامیابی پر موقوف کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ تبلیغ کے کام کو کما حقہ ہم سرانجام نہیں دے سکتے جب تک ہمارے پاس اسلام کے پورے واقف کافی تعداد میں نہ ہوں۔ اور ایسے آدمی پیدا نہیں ہو سکتے جب تک مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پانے والوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں تک نہ ہو۔ اس وقت احمدیہ مدرسہ میں صرف ۸۰ طالب علم تعلیم پا رہے ہیں جنمیں سے ۴۰ طالب علم ایسے ہیں جو اپنے خرچ پر پڑھتے ہیں باقی سب کا خرچ تقریباً انجمن برداشت کرتی ہے۔ اس سے زیادہ انجمن کیلئے وظایف دینا مشکل ہے۔ پس ذی استطاعت احباب کو چاہئیے کہ وہ اسوقت جبکہ تمام لوگ اپنی اولادوں کو صرف دنیا کی چند روزہ متاع کے حاصل کرنے کیلئے تعلیم دلا رہے ہیں اور دنیاوی گورنمنٹ کے عارضی عہدوں کو حاصل کرنے کیلئے ان پر پانی کی طرح روپیہ خرچ کر رہے ہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا نمونہ دکھائیں اور اپنی اولادوں کو ابدی متاع کے حاصل کرنیکے لئے تعلیم دلائیں اور آسمانی بادشاہت کے اس عظیم الشان منظیر عہدہ یعنی العلماء ورثۃ الانبیاء و علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو حاصل کرانے کیلئے اپنے مالوں کو صرف کریں گذشتہ سال ذی ثروت دوستوں میں سے صرف چند نے اس طرف توجہ کی تھی اس کی وجہ جہانتک میں سمجھتا ہوں تحریک کا بعد از وقت ہونا تھا اسلئے اس سال ایک ماہ پہلے یہ تحریک احباب کی خدمت میں بھیجکر ملتمس ہوں کہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے مدرسہ احمدیہ کی نئی جماعت بندی ہو کر پڑھائی شروع ہو جائیگی۔ اسلئے جو دوست اپنے لڑکے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرانا چاہیں۔ وہ یکم اپریل ۱۹۲۱ء سے پہلے بھیجدیں تاکہ پڑھائی کا حرج نہ ہو یہ بھی یاد رہے کہ لڑکا جو بھیجا جائے وہ کم از کم پرائمری پاس ہونا چاہیئے۔ آخیر میں میں اس دعا پر کہ اللہ تعالےٰ آپکے سینوں کو کھولدے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس ندا پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس عرض کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام

ہندوستان کی خبریں

ڈیوک آف کناٹ کی واپسی بمبئی ۲۸ فروری ڈیوک آف کناٹ آج انگلستان کو روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل ہز رائل ہائینس نے یہ محبت آمیز الوداعی تقریر کی۔ جس میں اہل ہند کے نام ایک ہمدردانہ پیغام ہے۔ کہ میں انگلستان میں جا کر کہوں گا کہ ہندوستانی نقطۂ نگاہ کو سمجھنے اور اس کی قدر کرنے کیلئے ہندوستان میں بہت کوشش ہونی چاہیئے۔ انگلستان کے نام میرا پیغام ایک اعلیٰ ترین اعتماد کا ہوگا۔ میں کہونگا کہ ہندوستان کا دل مضبوط اور سچا ہے۔ اس کی وفاداری پر ابھی کوئی داغ نہیں لگا۔

سید حبیب اور صوبہ سرحدی سید حبیب کو حکومت پنجاب کے توسل سے یہ حکم پہنچا ہے۔ کہ تم صوبہ سرحدی میں داخل نہیں ہو سکتے

کلکتہ میں فساد و بد نظمی کلکتہ۔ یکم مارچ۔ کل شام ہاوڑا اسٹیشن پر ہڑتالیوں نے جو ہنگامہ بپا کر رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے تقریباً ۴ گھنٹہ تک مقامی ریلوں کی آمد و رفت بالکل بند رہی۔ اس توقف کے بعد جب ایک پسنجر گاڑی روانہ ہوئی تو ہڑتالیوں نے اس پر پتھر اور اینٹوں کی بارش شروع کر دی۔ یورپین ڈرائیور اور ہندوستانی فائرمین زخمی ہوئے۔ اور گاڑی رک گئی۔ دو یورپین خواتین اور ۳۰ ہندوستانی مسافر مجروح ہوئے۔ اس کے بعد ہجوم نے بجلی گھر پر حملہ کیا اور کانٹے گھر کو نقصان پہنچایا۔ ہجوم نے ٹکو پارہ کے ریلوے گیٹ کو آگ لگا دی۔ جو بالکل تباہ ہو گیا۔ انہوں نے ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاروں کو بالکل کاٹ دیا ہے

۱۲۰ حامیان عدم تعاون جیل میں اس وقت ضلع مظفرپور میں تحریک عدم تعاون کے ساتھ تعلق رکھنے والے تقریباً ۱۲۰ اشخاص جیل میں ڈالے جا چکے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ضمانت دینے سے انکار کیا۔

لالہ ہرکشن لال کا نیا منصب آنریبل لالہ ہرکشن لال وزیر زراعت کو پنجاب کی اقتصادی تحقیقات کے سٹینڈنگ بورڈ کا صدر آنریبل سر جان مینارڈ کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔

پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس پنجاب کونسل کا آئندہ اجلاس حسب ذیل تاریخوں میں ہوگا ۸ مارچ بروز منگل۔ ۹ مارچ بروز بدھ۔ ۱۰ مارچ بروز جمعرات۔

پنڈت رام بھجدت اور ڈاکٹر کچلو کی زبان بندی معلوم ہوا ہے۔ کہ پنڈت رام بھجدت اور ڈاکٹر کچلو امرتسر کی زبان بند کر دی گئی ہے۔ اور انہیں زیر قانون تحفظ ہند حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ تا احکام ثانی نہ تو کسی جلسہ میں شامل ہوں۔ اور نہ ہی کسی جلسہ میں تقریر کریں۔

محصولات میں اضافہ۔ لیجسلیٹیو اسمبلی کے تازہ اجلاس میں مالی کیفیت کے دوران میں جو اہم تجویزیں پیش کی گئیں۔ وہ ہمیں حسب ذیل خاص تذکرہ کے مستحق ہیں دیاسلائی اور شراب کا محصول بڑھا دیا جائے گا بعض اشیاء تعیش پر ۲۰ فیصدی محصول عائد ہوگا۔ غیر ملکی شکر پر ۵ کے بجائے ۱۰ فیصدی محصول لیا جائے گا۔ تمباکو کا محصول دگنا ہو جائیگا ریلوے کے کرایہ میں بھی اضافہ ہوگا کارڈ چھ پائی اور لفافہ ایک آنہ کو ملے گا۔

راولپنڈی میں بابا کرتار سنگھ کا جنازہ ۲۷ فروری کو بوقت ۹½ بجے راولپنڈی میں سنگھ سبھا کی طرف سے بابا کرتار سنگھ کا جنازہ نکالا گیا۔ ارتھی پر سیاہ کپڑا تھا۔ اور جھاڑو سی چوری کی جاتی تھی۔ ارتھی کے آگے جوتیاں رکھی تھیں اور سیاہ جھنڈے ہمراہ تھے۔ جنازہ شمشان بھومی تک پہنچایا گیا

مقدمہ توہین بیت دہلی کا فیصلہ یکم مارچ کو ملزمان کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ مولوی عبد اللہ صاحب کو تین مہینے کی قید محض حافظ عزیز حسن کو تین مہینے کی قید محض۔ اس کے علاوہ ان دونوں کو قید ختم کرنے کے بعد ایک ایک مچلکہ اور پانچ پانچ سو کی ایک ایک ضمانت ایک سال تک نیک چلن رہنے کے لئے دینی پڑیگی۔ جس کے نہ دینے کی حالت میں ایک ایک سال کی قید کے سزاوار ہونگے۔ عارف صاحب ہسوی اور محمد اسحاق صاحب بری کر دیئے گئے۔

راجہ دلجیت سنگھ صاحب کا استعفاء لائل گزٹ لکھتا ہے۔ ہم نے اس خبر کو تعجب سے سنا۔ کہ راجہ سر دلجیت سنگھ وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔ اور وہ اب اس عہدہ سے ڈیڑھ سال پہلے ہی تشریف لے آئے ہیں۔

ذیلداروں اور نمبرداروں کی تنخواہ میں ترقی ۲ مارچ کو لالہ گنپت رائے کا یہ ریزولیوشن کہ ذیلداروں اور نمبرداروں کی تنخواہ دگنی کی جائے۔ کثرت رائے سے منظور ہوا۔ گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر فگین نے کہا۔ کہ اس اضافہ سے ۳۲ لاکھ روپیہ زائد خرچ ہونگے۔

کلکتہ میں ننکانہ صاحب کے مقتولین کا ماتم ۲ مارچ کو کلکتہ میں ایک بھاری جلسہ میں ننکانہ صاحب کے مقتولین کا ماتم منایا گیا۔ تمام لوگ ماتمی لباس میں تھے۔ علاوہ سکھ صاحبان کے بابو بپن چندر پال نے بھی تقریر کی۔ رنج اور ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ مقامی حکام کی ناقابلیت یا چشم پوشی کو ذمہ وار اقرار دیا گیا۔ اور اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ مہنت کو اپنے ڈیفنس کے لئے ننکانہ صاحب کے فنڈ کے استعمال کی اجازت نہ دی جائے۔

ننکانہ صاحب میں مسٹر گاندھی و مسٹر شوکت علی ۳ مارچ مسٹر گاندھی و مسٹر شوکت علی وغیرہ ۸ بجے ننکانہ صاحب پہنچے اسٹیشن پر لوگوں کا ایک بہت بڑا مجمع ان کے استقبال کیلئے موجود تھا۔ دربار صاحب میں ان کی تقریریں ہوئیں۔

مسلم یونیورسٹی کی چانسلر دہلی ۲ مارچ۔ بیگم صاحبہ بھوپال مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی چانسلر مقرر ہوئی ہیں۔

مسٹر سی آر داس کا داخلہ ممنوع مسٹر سی۔ آر۔ داس کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ حدود میمن سنگھ میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ میمن سنگھ میں ان کے پہنچنے سے فساد و بد نظمی کا اندیشہ ہے۔

مدراس ہائی کورٹ کا جدید جج سر عبد الرحیم کی بجائے مسٹر [illegible] ایڈون اوڈ جرس مدراس ہائی کورٹ

ممالک غیر کی خبریں

صُلح کانفرنس لنڈن

ترکوں کے مطالبات لنڈن ۲۴ر فروری - مشرق قریب کی کانفرنس کے گزشتہ اجلاس میں دونوں ترکی وفود نے قریب قریب ایک جیسا بیان پڑھا - وہ چاہتے ہیں کہ تمام ممالک جنہیں ترک آباد ہیں - سوائے ان کے جنہیں عربوں کی کثرت ہے - ترکی شہنشاہیت میں رہیں - اور دیگر اقوام کے جو تعداد میں کم ہیں - حقوق کے تسلیم کرنے پر راضی ہیں - بشرطیکہ دیگر ممالک میں جہاں ترکوں کی آبادی کم ہے - ان کو بھی ویسے ہی حقوق دئے جائیں وہ آبنائے میں جہاز رانی کی آزادی کو ماننے کے لئے تیار ہیں - بشرطیکہ ترکی سیادت پر اس کا کوئی اثر نہ پڑے مسٹر لائڈ جارج کے جواب میں مندوبین نے تھریس سمرنا - غیر جانبدار علاقہ اور آبنائے اور نیز فوجی - اقتصادی اور مالی نگرانی کے فقرات کے متعلق معاہدہ میں جس قدر شرائط ہیں سب پر اعتراض کیا ؛

کمشن بھیجے جانے کی تجویز لنڈن ۲۵ر فروری - کانفرنس نے ترک اور یونانی دونوں وفود سے آج دریافت کرنے کا فیصلہ کیا ہے - کہ آیا وہ سمرنا اور تھریس کے متعلق اتحادی تحقیقات کے نتیجہ کو منظور کرنے کے لئے تیار ہیں - لیکن اس میں شرط یہ ہے - کہ معاہدہ سیورس کی باقیماندہ تمام شرائط کو قبول کر لیا جائے - برطانی - فرانسیسی اور اطالی نمائندوں کے اس کمشن کے تقرر کا فرانسیسی اور اطالی حلقوں میں خیر مقدم کیا گیا ہے ؛

ترکوں کا جواب لنڈن - ۲۵ر فروری - کانفرنس جبوقت دوبارہ بیٹھی ہے - تو ترکی وفد اس تجویز کے متعلق اظہار رائے کرنے کے لئے بلائے گئے - اور اس میں مزید شرط یہ بتائی - کہ لڑائی فوراً بند کر دی جائے قیدیوں کا مبادلہ کیا جائے - باقر سامی بے نے جو توفیق پاشا کی طرف سے جواب دینے کے مجاز ہوئے - ایک بیان دیا - جس کے بعد فیصلہ ہوا کہ اراکین وفد مشورہ کر لیں اور ۵ بجے بعد دوپہر تک اپنا جواب دیں - ان کے بعد یونانی وفد سے تجاویز کی نسبت رائے دریافت کی - موسیو کیلوگر یلاس نے کہا کہ ہدایات کے لئے اس نے ایتھنز تار بھیجا ہے - باقر سامی بے نے شام کیوقت ظاہر کیا کہ معاہدہ سیورس کے بعض حصص کو قبول کرنے کا مجاز نہیں - اور اجازت طلب کی کہ حکومت انگورا سے دریافت کر لے - جہاں سے پیر کی شام تک جواب آ جائیگا کانفرنس نے اس درخواست کو منظور کر لیا -

ارمنوں کے دعاوی لنڈن - ۲۶ر فروری - آج کے اجلاس میں ارمنوں کا ایک وفد بسر کردگی نوبار پاشا ترک ارمنوں کی طرف سے اور مشاکونین حکومت اریوان کی طرف سے پیش ہوا - جس سے لارڈ کرزن کاونٹ سفورزا اور بعض فرانسیسی وزراء نے دفتر خارجہ میں ملاقات کی - اس وفد نے کہا کہ معاہدہ سیورے کی رو سے آرمینیا کی حدود وسیع تر ہونی چاہئیں - اور ان میں سلیشیا کا بہت بڑا حصہ بھی شامل ہونا چاہیئے

ارمن و ترکی معاہدہ اسکے بعد ترکی وفد نے بسر کردگی بکیر سمیع بے کہا کہ ترکی و ارمن معاہدہ سنہ ۱۹۲۰ء کے رو سے قارص اور اسکندر و پول جن پر مصطفےٰ کمال پاشا کا قبضہ تھا - ترکی کے حوالے ہو گئے تھے اسپر جواب دیا گیا - کہ اتحادی اس معاہدہ کو تسلیم نہیں کرتے ؛

آرمینیا میں قتل عام آج نوبار پاشا کو قسطنطنیہ کے ایک ارمن پادری سے یہ تار موصول ہوا ہے کہ ترکوں نے قارص اور اسکندر و پول میں ۵۰ فیصدی ارمن آبادی تہ تیغ کر دی ہے ؛

آرمنوں اور کردوں کے متعلق شرائط میں ترمیم اس جلسہ میں فیصلہ ہوا تھا کہ سوپریم کونسل (مجلس اعلیٰ) میں معاہدہ سیورے کی ان شرائط کی ترمیم کا مسئلہ پیش کیا جائے - جو کردوں اور ارمنوں کے متعلق ہیں

انگلستانی اخبارات کا خیال لنڈن ۲۶ر فروری - انگلستانی اخبارات کہتے ہیں کہ سمرنا اور تھریس کی آبادی کی تحقیقات کا کمیشن حکومت برطانیہ

شورش آئرلینڈ

آئرلینڈ میں سنگدلانہ قتل لنڈن ۲۴ر فروری - آئرلینڈ میں پولیس اور فوج کے مزید سنگدلانہ قتل کی خبریں آئی ہیں - کمانڈر انچیف نے افواج کو حکم دیا ہے کہ خوفناک انگیخت کے باوجود ڈسپلن کو ہاتھ سے نہ دیں ؛

جنگ و جدال لنڈن ۲۶ر فروری - مکرون کے قریب جو حملہ کمینگاہ سے ہوا تھا - اسکی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ سڑک کے نیچے سرنگ لگائی گئی تھی - طویل جنگ کے بعد حملہ آوروں نے دیگر اطراف بھی بند کر دیئے - جس پر پولیس پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئی - جنگ و جدال اسوقت تک جاری رہی جب تک کہ شہر مکرون نظر نہ آ گیا - مردہ اور زخمی شہر میں لائے جا رہے ہیں - باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گھروں کے اندر ہی رہیں ؛

متفرق خبریں

انقلاب ایران طہران - ۲۵ر فروری - تمام پراونشل گورنروں کے نام فرمان جاری ہوا ہے کہ شاہ ایران کاسک انقلاب کو کلیۃً منظور کرتے ہیں - اور سید ضیاء الدین کو وزیر اعظم مقرر کرتے ہیں - وزارت مال کے مصارف میں ممکن تخفیف کی تحقیق کرنے کے لئے ایک کمشن مقرر کیا گیا ہے جسمیں ایک ایرانی اور دو یورپین ہیں - کمشن مذکور غالباً اپنی سرگرمیوں کو دیگر محکموں کی طرف بھی وسعت دیگا ؛

فرانس کو جرمنی حملہ کا خوف پیرس ۲۵ر فروری - ایوان سینیٹ میں فوجی تخمینہ کی بحث کے موقعہ پر وزیر جنگ نے کہا کہ فرانسیسی فوج کو اسوقت جرمنی کی طرف سے فوجی حملہ کا خطرہ ہے ؛

قانون اسلحہ سے ہندوستانیوں کی بے اطمینانی لنڈن ۲۴ر فروری - کرنل ییٹ کے جواب میں مسٹر مانٹیگو نے کہا کہ وہ تحقیقات کر رہے ہیں کہ ایکٹ اسلحہ کے متعلق برطانی رعایا کی بے اطمینانی جو حکومت ہند نے حال ہی میں بھیجی ہے کہانتک درست ہے ؛

شام میں فرانسیسیوں کا قتل لنڈن ۲۸ر فروری - قاہرہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک فرانسیسی افسر اور چند فوجی سپاہی

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)